Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۵ھ ؁ ۴ فتح ۱۳۵۴ہش ؁ ۴ دسمبر سنہ ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۷۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر بتایا کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے کمزوری بہت ہے۔ مکرم نواب محمد احمد خاں صاحب بھی تاحال بیمار ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کے بڑے بھائی مکرم چوہدری نثار احمد صاحب تاحال شدید بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر تجارتی اشتہارات کے متعلق ضروری اعلان

ہمارا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خالص دینی اور روحانی ماحول میں منعقد ہوتا ہے۔ ہر حالت میں اس روحانی فضا کو قائم رکھنا احبابِ جماعت کا فرض ہے۔ اِس سلسلہ میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ

(۱) جلسہ سالانہ کے موقع پر جو تجارتی ادارے اشتہارات (بالخصوص ادویات کے متعلق) شائع کرتے ہیں یا اپنے ہوٹلوں کے نامناسب نام رکھتے ہیں ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ناموں اور اشتہارات کی عبارت کی بابت نظارت سے مشورہ حاصل کریں۔

(۲) دواخانوں کے اشتہارات اور فہرستوں کی عام اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی البتہ دواخانہ میں آنے والے گاہکوں کو ادویات کے ہمراہ اپنا لٹریچر دے سکتے ہیں۔

امید ہے کہ تمام تجارتی ادارے اِن ہدایات کی پابندی کریں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک بنانے سے زیادہ اسکو غضبناک کرنیکا اور کوئی آلہ نہیں

شرک سے بچو اور ایسا نہ کرو کہ کچھ تو تم میں تمہارے نفسانی شرکاء کا حصّہ ہو اور کچھ خدا کے واسطے ہو

"دیکھو خدا یہ بھی نہیں چاہتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاوے۔ بعض لوگ اپنے شرکاءِ نفسانی کے واسطے بہت حصّہ رکھ لیتے ہیں اور پھر خدا کا بھی حصّہ مقرر کرتے ہیں سو ایسے حصّہ کو خدا قبول نہیں کرتا وہ خالص حصّہ چاہتا ہے۔ اس کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک بنانے سے زیادہ اس کو غضبناک کرنے کا اور کوئی آلہ نہیں ہے۔ ایسا نہ کرو کہ کچھ تو تم میں تمہارے نفسانی شرکاء کا حصّہ ہو اور کچھ خدا کے واسطے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں سب گناہ معاف کروں گا مگر شرک نہیں معاف کیا جاوے گا۔

یاد رکھو شرک یہی نہیں کہ بُتوں اور پتھّروں کی تراشی ہوئی مُورتوں کی پُوجا کی جاوے۔ یہ تو ایک موٹی بات ہے یہ بڑے بیوقوفوں کا کام ہے دانا آدمی کو تو اس سے شرم آتی ہے۔ شرک بڑا باریک ہے۔ وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں۔ جو شخص دُنیا کو دین پر مقدّم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دُنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور آخرت سے محروم۔ جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت وہ لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے تم ایسا نہ کرو، تم توکّل اختیار کرو۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۱)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ ماہِ فتح ۱۳۵۴ ھش
۴ دسمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ توکّل اور اس کی عظیم الشّان برکات

خدا تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو اصلاحِ خلق کی غرض سے مبعوث کرتا ہے تو اس کا کام صرف حق پہنچا دینا ہوتا ہے۔ لوگوں کو حق کے قبول کرنے پر مجبور کرنا اس کے فرائض میں شامل نہیں ہوتا۔ قبولِ حق کی توفیق عطا کرنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ وہ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت جب چاہتا ہے لوگوں کے دل بدل کر انہیں قبولِ حق کی طرف مائل کر دیتا ہے اور جب تک وہ نہ چاہے تو کوئی از خود حق کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔

یہی وجہ ہے جن لوگوں کے متعلق اُس کی حکمتِ بالغہ یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنی شامتِ اعمال کے نتیجہ میں ابھی حق سے دُور ہی رہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں کی طرف سے اتمامِ حجّت ہو جانے کے باوجود بھی ایسے لوگ کسی صورت بھی حق کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ مامور من اللہ اور اس کے ماننے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچانے اور ان کی ہستی کو کالعدم کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں خدا تعالیٰ مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں سے کہہ دیتا ہے کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا اب جہاں تک حق کے غالب آنے کا تعلق ہے تم اِس کام کو مجھ پر چھوڑ دو۔ لوگوں کی خیر خواہی اور بھلائی اور انہیں فیض پہنچانے کی خاطر مقدور بھر کوشش ضرور کرو لیکن جہاں تک نتیجہ کا تعلق ہے اِس کے لئے تم مجھ پر توکّل کرو اور دعاؤں میں لگے رہو، میں مقررہ وقت پر حق کو غالب کر دکھاؤں گا۔

چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیغامِ حق کی اشاعت میں اپنی مقدور بھر کوششوں کو انتہا تک پہنچا دیا اور مکّہ والوں میں سے معدودے چند نیک فطرت انسانوں کے سوا باقی لوگ کسی طرح بھی آپؐ کی آواز پر کان دھرنے کے لئے تیار نہ ہوئے اور مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے سے کسی طرح باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے آپؐ کو بتایا کہ آپؐ کا کام تو اتمامِ حجّت تھا سو وہ ہو گیا۔ آپؐ انہیں قبولِ حق پر مجبور نہیں کر سکتے جب خدا چاہے گا ان کے دلوں کو حق کی طرف پھیر دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ○ وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ○ (النمل آیات ۸۱، ۸۲)

ترجمہ:- تُو ہرگز مُردوں کو نہیں سُنا سکتا اور نہ بہروں کو ہی (اپنی) آواز سُنا سکتا ہے خصوصاً جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ اور تُو اندھوں کو بھی ان کی گمراہی سے بچا کر ہدایت نہیں دے سکتا۔ تُو تو صرف اُنہی کو سُناتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ (عملاً بھی) فرمانبردار ہوتے ہیں۔

اِس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تسلّی دی کہ آپؐ اُس پر توکّل کریں اور اپنے معاملہ کو خدا پر چھوڑ دیں۔ چنانچہ فرمایا:-

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ○ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ○ (النمل آیت ۷۹، ۸۰)

پس توکّل علی اللہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مامور من اللہ اور اس کے متبعین اِس یقین سے پہلے سے بھی بڑھ کر لبریز ہو جاتے ہیں کہ ان کا خدا انہیں کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا اور بالآخر خود ہی حق کو غالب کر دکھائے گا۔ وہ ہر دُکھ اور تکلیف اور ہر اذیّت کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے چلے جاتے ہیں اور اپنے پائے استقلال میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہیں آنے دیتے۔ بایں ہمہ وہ دُکھ دینے اور اذیتیں پہنچانے والوں کے دل سے خیر خواہ رہتے ہیں اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ ان کی آنکھیں کھلیں اور وہ حق کو پہچان کر اسے قبول کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں اور اس طرح اپنے خالق و مالک اور پروردگار کی رضاء کو حاصل کرنے والے بنیں۔ ایثار اور خدمتِ خلق کا جذبہ ان میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام مقامِ توکّل کی ان کیفیات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ازاں جملہ ایک مقامِ توکّل ہے جس پر نہایت مضبوطی سے ان کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے غیر کو وہ چشمۂ صافی ہرگز میسّر نہیں آسکتا اور انہیں کے لئے وہ خوشگوار اور موافق کیا جاتا ہے اور نُورِ معرفت ایسا ان کو تھامے رہتا ہے کہ وہ بسا اوقات طرح طرح کی بے سامانی میں ہو کر اور اسبابِ عادیہ سے بکلّی اپنے تئیں دُور پا کر پھر بھی ایسی بشاشت اور انشراحِ خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ایسی خوشحالی سے دنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن ہیں۔ ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحبِ دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے، اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور یقینِ کامل اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ سیرتِ ایثار ان کا مشرب ہوتا ہے اور خدمتِ خلق ان کی عادت ہوتی ہے اور کبھی انقباض ان کی حالت میں راہ نہیں پاتا اگرچہ سارا جہان ان کا عیال ہو جائے۔ اور فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی ستّاری مستوجبِ شکر ہے جو ہر جگہ انکی پردہ پوشی کرتی ہے اور قبل اس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو ان کو دامنِ عاطفت میں لے لیتی ہے کیونکہ ان کے کاموں کا خدا متولّی ہوتا ہے جیسا کہ اس نے آپ ہی فرمایا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ۔ لیکن دوسروں کو دُنیاداری کے دلآزار اسباب میں چھوڑا جاتا ہے اور وہ خارق عادت سیرت جو خاص ان لوگوں کے ساتھ ظاہر کی جاتی ہے کسی دوسرے کے ساتھ ظاہر نہیں کی جاتی۔ اور یہ خاصہ ان کا بھی صُحبت سے بہت جلد ثابت ہو سکتا ہے۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۲۴۹ حاشیہ در حاشیہ ۳ طبع اوّل)

ہر دم لبوں پہ صَلِّ عَلیٰ چاہتے ہیں ہم

دُنیا میں ہر کسی کا بھلا چاہتے ہیں ہم — ہر گام پر خدا ہی خدا چاہتے ہیں ہم
ہر مرحلہ پہ فضلِ خدا ہے ہمارے ساتھ — اُس کا کرم اُسی کی رضا چاہتے ہیں ہم
ہم احمدی ہیں سیّدِ کونینؐ کے غلام — ہر دم لبوں پہ صَلِّ عَلیٰ چاہتے ہیں ہم
اِنساں سبھی خدا کی نظر میں ہیں ایک سے — ہر اِک کے درد و دُکھ کی دوا چاہتے ہیں ہم
نُورِ محمّدیؐ سے جہاں جگمگا اُٹھے — واللہ یہی بصدق و صفا چاہتے ہیں ہم
پیشِ نظر ہے اُسوۂ ختمِ رُسُلؐ سدا — مہدئ حق سا راہنما چاہتے ہیں ہم

یا رب کبھی نہ بند ہو فیضِ محمّدیؐ
دَر تیری رحمتوں کا کُھلا چاہتے ہیں ہم

آئے کبھی نہ گلشنِ اِسلام پر خزاں — تا حشر اب چمن یہ ہرا چاہتے ہیں ہم
ہے کام جن کا ہم پہ فقط کذب و افتراء — اُن پر بھی مہر و لُطف و عطا چاہتے ہیں ہم
تبلیغِ دینِ مُصطفوی ہو نگر نگر — دُنیا میں صدق جلوہ نما چاہتے ہیں ہم
"اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند" — خدمت یہی سدا بخدا چاہتے ہیں ہم
بُھولے ہمیں نہ جس سے کبھی مقصدِ حیات — اے ساقیا! وہ جامِ بقا چاہتے ہیں ہم

صدّیق صاف گوئی کو میری بُرا نہ مان
ہر بات میں تِرا ہی بھلا چاہتے ہیں ہم

(محمّد صدّیق امرتسری ایم۔ اے سابق مبلّغ مغربی افریقہ و فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ

اور

تحریک، قیام و استحکام پاکستان

مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

خدا تعالیٰ کے وعدوں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا آپ کی اپنی بعثت کی غرض احیائے اسلام اور غلبۂ دین تھی۔ موجودہ زمانہ میں توحید سے انکار۔ انسانی پستی اور روحانی بیماریاں بھی مسیح کی آمد کا تقاضا کر رہی تھیں اسلام کی حالت نازک ہو چکی تھی۔ مسلمانوں پر ایک کسمپرسی کی حالت طاری تھی۔ رحمت للعالمین کے اس فرزند جلیل نے جس رنگ میں اسلام کی خدمت کی وہ ایک حسین داستان ہے۔

خدمت اسلام اور مسلمانوں کی خدمت لازم و ملزوم ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے طفیل اپنی بعثت کی اغراض کس شاندار طریقہ سے پوری کیں یہ کوئی ڈھکی چھپی ہوئی بات نہیں۔ برصغیر کے موقر اخبارات و رسائل نے برملا آپ کی خدمت اسلام کو دیکھ کر خراج تحسین پیش کیا۔ ۱۸۹۶ء میں جلسہ مذاہب عالم میں آپ کا پر شوکت مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" پڑھا گیا تو اخبار جنرل و گوہر آصفی نے اعتراف کیا کہ "جلسہ کی کارروائی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے جنہوں نے اس میدان مقابلہ میں پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا ہے . . . . حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اُس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے یہ مضمون سب سے بالا ہے۔"

(اخبار جنرل و گوہر آصفی ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

آپ کے بعد آپ کے خلفاء اور جماعت نے اس مشن کو جاری رکھا اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر قدم جو اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی بقاء کے لئے اٹھایا گیا کامیاب ثابت ہوا۔ مولانا ظفر علی خانصاحب نے اعتراف کیا۔ "مسلمان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار اور کمر بستگی۔ نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت و قدردانی کے قابل ضرور ہے۔"

(زمیندار ۱۴ جون ۱۹۲۳ء)

اخبار اردو نے لکھا :۔

"پچھلے دنوں جب یکایک شدھی کا طوفان امڈ آیا تھا اور جس نے ایک دو آدمیوں کو نہیں گاؤں کے گاؤں مسلمانوں کو متاثر بنا کر مرتد کر لیا تھا یہی ایک جماعت تھی جس نے سب سے پہلے سینہ سپر ہو کر اس کا مقابلہ کیا اور وہ کچھ خدمات انجام دیں اور کامیابی حاصل کی کہ دشمنان اسلام انگشت بدنداں رہ گئے اور ان کے بڑھے ہوئے حوصلے پست پڑ گئے یہ مبالغہ نہیں بلکہ واقعہ ہے جس ایثار انہماک سے یہ مختصر سی جماعت اسلام کی خدمت سر انجام دے رہی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور بلاشبہ اس کے یہ تمام کارنامے تاریخی صفحات پر آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔"

(اخبار اردو ناگپور ۵ رجولائی ۱۹۲۶ء)

جماعت احمدیہ نے مسیح موعودؑ کے مبارک مشن کو جاری رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک پاکستان اس کے قیام کی جدوجہد اور پھر اس کے استحکام کے لئے خاص جدوجہد اور ہر قسم کی قربانیاں پیش کیں۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ۱۹۶۵ء کی جنگ میں افراد جماعت کا جذبہ خدمت اسلام وطن کی محبت اور قربانیوں کا بے مثال مظاہرہ ہی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کس قدر مسلمانوں اور اپنے وطن سے محبت رکھتی ہے۔ اس جنگ میں اہم محاذوں پر وطن کیلئے غیرت رکھنے والے رسول اکرمؐ کے حقیر ترین غلام اور احمدیت کے فرزند ہی تھے جن کی جنگی مہارت اور وطن کی محبت نے ملک کی بقا کے لئے بے مثال جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا اور حکومت پاکستان نے انہیں فوجی اعزاز سے نوازا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ہر فرد پاکستان اور حکومت پاکستان کا وفادار۔ مسلمانوں کا غمگسار اور قوم کے ہر دکھ کا ساتھی ہے۔ جماعت احمدیہ نے جس خلوص۔ بے لوث خدمت کے جذبہ اور دینی فرض سمجھتے ہوئے تحریک اور قیام پاکستان کے دوران عظیم الشان خدمات اور قربانیاں دیں اور جو استحکام پاکستان کیلئے کیا اور جو کرنے کا جذبہ رکھتی ہے اُس کا اعتراف جماعت کے مخالف بیسیوں مذہبی اور سیاسی رہنماؤں نے کیا ہے۔

تحریک قیام پاکستان

پاکستان کے نامور مورخ مولانا رئیس احمد جعفری اپنی کتاب "قائد اعظم اور ان کا عہد" میں اصحاب قادیان اور پاکستان کے زیر عنوان لکھتے ہیں :۔

"اب ایک اور دوسرے بڑے فرقہ اصحاب قادیان کی دونوں جماعتیں . . . . مسلم لیگ کی مرکزیت پاکستان کی افادیت اور مسٹر جناح کی سیاسی قیادت کے معترف اور مداح ہیں۔"

جعفری صاحب نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفہ ثانیؓ کے ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء کے طویل بیان میں سے جو حقائق لکھے ہیں ان میں سے ایک حصہ ان الفاظ میں ہے۔

"آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے۔ تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعے تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔"

اس سے آگے بہت ہی پیارے اور طنزیہ انداز میں عوام سے ایک سوال کر کے اور پھر خود ہی اس کا جواب دیتے ہوئے مولانا جعفری صاحب لکھتے ہیں۔

"مسلم قوم کی مرکزیت پاکستان، یعنی ایک آزاد حکومت کے قیام کی تائید مسلمانوں کے پاس انگریز مستقبل پیشوئی خاتمۃ المسلمین کی صلاح و فلاح۔ نجاح و مرام کی کامیابی "تفریق بین المسلمین" کے خلاف برہمی کا اظہار کون رہا ہے؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ کا داعی اور امام الہند؟ نہیں! پھر کیا جانشین شیخ الہند اور دیوبند کا شیخ الحدیث؟ وہ بھی نہیں! پھر کون؟ وہ لوگ جن کے خلاف "کفر" کے فتوؤں کا پشتارہ موجود ہے جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے۔ جن کا ایمان۔ جن کا عقیدہ مشکوک مشتبہ اور محل نظر ہے۔ کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے

کام اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے"

(قائد اعظم اور ان کا عہد صفحات ۱۴۲-۱۴۳)

فروری ۱۹۴۷ء میں وزیر اعظم ایٹلی نے ہندوستان کی مکمل آزادی کا اعلان کیا تو دو علیحدہ مملکتوں کے قیام کے لئے حد بندی کمیشن مقرر ہوا۔ مسلمانوں کی ترجمانی کے لئے قائد اعظم کی نظر انتخاب برصغیر کے مسلمانوں میں سے صرف خادم اسلام۔ مسلمانوں کے سب سے بڑے ہمدرد خلیفہ ثانیؓ کی راہنمائی میں بین الاقوامی مسائل میں دسترس حاصل کرنے والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبۂ احمدیت محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب پر پڑی۔ آپ نے اپنی نیک فطرت، مسلمانوں اور نئے وطن کی خدمت کے جذبہ کے تحت اس ذمہ داری کو بخوشی قبول کیا اور پھر اپنے فرائض کو جس خوبی سے نبھایا ہے مسلمانوں کی ترجمانی کی۔ تحقیقاتی عدالت کے صدر، سابق چیف جسٹس آف پاکستان جو اس کمشن کے ممبر تھے اپنی عدالتی رپورٹ میں لکھا

"احمدیوں کے خلاف معاندانہ اور بے بنیاد الزامات لگائے ہیں کہ ریڈکلف کمیشن کے فیصلے میں ضلع گورداسپور اس لئے ہندوستان میں شامل کر دیا گیا کہ احمدیوں نے ایک خاص رویہ اختیار کیا اور چوہدری ظفر اللہ خاں نے جنہیں قائد اعظم نے اس کمشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے پر مامور کیا تھا خاص قسم کے دلائل پیش کئے لیکن عدالت ہذا کا صدر جو کمشن کا ممبر تھا اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکر کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو چوہدری ظفر اللہ خاں نے گورداسپور کے معاملہ میں کی تھی۔ یہ حقیقت باؤنڈری کمشن کے کاغذات میں ظاہر و باہر ہے اور جس شخص کو اس مسئلے سے دلچسپی ہو وہ شوق سے اس ریکارڈ کا معائنہ کر سکتا ہے چوہدری ظفر اللہ خاں نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں۔ ان کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالت تحقیقات میں اُن کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ شرمناک ناشکرے پن کا ثبوت ہے"

(تحقیقاتی رپورٹ ص ۳۰۹)

مملکت پاکستان کے وجود میں آتے ہی مشرقی پنجاب کے لٹتے مسلمانوں پر ایک قیامت برپا ہوئی جس کے تصور سے آج بھی روح کانپ اٹھتی ہے اور جبکہ قادیان کا ماحول بھی میدان جنگ بنا ہوا تھا اس وقت قادیان کے فرزندان احمدیت نے جنہیں اپنے محبوب سرکار دو عالم رحمت للعالمین کے ارشاد مبارک "مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں" ارد گرد کے علاقوں سے آئے ہوئے ان ہزاروں مسلمان پناہ گزینوں کی خدمت پر اخبار زمیندار نے ان الفاظ میں اظہار خیال کیا

"ان پناہ گزینوں کی حالت بہت ابتر ہے مقامی ملٹری نے انہیں خوراک دینے سے انکار کر دیا ہے اور احمدیہ انجمن سے کہا ہے کہ وہ ان مصیبت زدوں کی خوراک کا انتظام کرے۔ چنانچہ انجمن اپنا راشن کم کر کے ان پناہ گزینوں کو خوراک دے رہی ہے اُبلی ہوئی گندم دی جا رہی ہے۔"

(زمیندار ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۷ء)

"اس وقت ہزاروں پناہ گزین احمدیوں کے گھروں سے روٹیاں کھا رہے ہیں۔ قادیان کے مسلمانوں نے حکومت سے راشن کے لئے درخواست نہیں کی"

(زمیندار ۱۶ر اکتوبر ۱۹۴۷ء)

"ادارہ "رابطہ قرآن" کے لٹریچر میں قادیان کے احمدیوں کی خدمات کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔

"...... فسادات کے ایام میں بیس بیس میل کے مسلمان بھی قادیان شریف میں پناہ لینے کے لئے آ گئے۔ یہ تعداد بڑھتے بڑھتے چھہتر ہزار نفوس تک پہنچ گئی۔ چونکہ ان پناہ گزینوں کو ظالم اور سفاک سکھوں نے بالکل مفلس اور قلاش کر دیا تھا۔ لہذا قادیان کے باشندگان نے ان بیچاروں کی کفالت کا بیڑا اٹھایا۔ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی جمعیت کے لئے خوراک اور رہائش کا بار اٹھانا کوئی معمولی کام نہیں ہے اور خصوصاً ایسے ایام میں جب کہ ضروریات زندگی کی اتنی گرانی ہو۔ چنانچہ یہ ناخواندہ مہمان قادیان کی کفالت میں اُس وقت تک رہے جب تک حکومت نے عمداً ان کو ایسا کرنے سے روک دیا یہ سلسلہ تقریباً ڈیڑھ ماہ تک جاری رہا ......" (کارروان سخت جان۔ ناشر ادارہ رابطہ قرآن دفاتر محاسبہ دفاع پاکستان راولپنڈی مارچ ۱۹۵۱ء)۔

استحکام پاکستان

جماعت احمدیہ میں انسانیت، اسلام اور مسلمانوں کی بقا کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کا جو نہ مٹنے والا جذبہ کارفرما تھا کہ استحکام پاکستان کے لئے بھی جانی اور مالی قربانی پیش کرے۔ چنانچہ جون ۱۹۴۸ء میں حکومت کی خواہش پر جماعت احمدیہ کی طرف سے "فرقان بٹالین" کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں دو سال تک پاکستان کے دفاع کے لئے تین ہزار سے زائد احمدی رضا کار ...... شامل تھے نے جس خوش اسلوبی اور عمدگی سے اپنے فرائض کو نبھایا اور اپنے مقدس خون سے اہلیان پاکستان کی خاطر بے لوث خدمات انجام دیں۔ پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف نے ان شاندار الفاظ میں تعریف کی

"کشمیر محاذ کا ایک حصہ آپ کے سپرد کیا گیا اور آپنے تمام توقعات کو پورا کر دکھایا جو اس ضمن میں آپ سے کی گئی تھیں۔ دشمن نے بڑے اور زمین سے آپ پر شدید حملے کئے لیکن آپ نے ثابت قدمی اور اولوالعزمی سے اس کا مقابلہ کیا اور ایک انچ زمین اپنے سے نہ جانے دی۔ آپ کے انفرادی اور مجموعی اخلاق کا معیار بہت بلند تھا اور تنظیم کا جذبہ بھی بہت قابل تعریف اب جبکہ آپ کا مشن مکمل ہو چکا ہے اور آپ کی بٹالین تخفیف میں لائی جا رہی ہے میں ان قابل قدر خدمات کی بناء پر جو آپ نے وطن کی سر انجام دی ہے آپ میں سے ہر ایک کا شکریہ ادا کرتا ہوں"

۱۹۷۱ء میں بھی ہندوستان کی جارحیت کے جنگ میں کوئی ایسا منافقانہ اور غدارانہ واقعہ نہیں ہوا کہ کسی احمدی ہوا باز نے جہاز اغوا کر کے ہندوستان سے جا ملنے کی کوشش کی ہو یا فوج کا کوئی آفیسر یا جوان غداری کرتے ہوئے ہندوستان کی بزدل فوج سے جا ملا ہو۔ البتہ ایسی مثالیں پاکستان کی دفاعی تاریخ میں لکھی ہوئی ہیں کہ احمدیوں نے اپنے پیارے ملک کی حفاظت کے لئے ملک کے اندر دفاع کرتے ہوئے اور دشمن کے علاقے میں اس کی فوج پر عقاب کی طرح جھپٹتے ہوئے کامیابی کے ساتھ اپنی زندگی کا نذرانہ پیش کیا۔

ہم احمدی رحمت للعالمین کی خاکِ پا سے بھی حقیر۔ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے صلہ میں اور زیادہ عاجزی اختیار کرنے والوں پر خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہم کمزور بندوں کو دینِ اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت۔ قوتِ ایمانی اور حوصلہ عطا کیا ہے کہ باوجود ہزاروں مخالفتوں کے ہم نے پاکستان کی مضبوط عمارت کو کھڑا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور یقیناً ہم اسی جذبہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے مضبوط قلعہ میں بدل دیں گے

خدا تعالیٰ کا یہ احسان ہمیں مزید اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے جرأتمند قربانیوں کا حوصلہ عطا کرتا ہے اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت کی کامیابی کے لئے یہ گُر بھی بتاتے ہیں "علیٰ وجہ البصیرت ہم یہ دعا کر سکتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کریں وہاں ہمیں اپنے ملک کی سالمیت۔ استحکام اور حفاظت کے لئے بھی پوری عاجزی اور درد والحاح کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں"۔

(الفضل ۲۸ر مارچ ۱۹۷۱ء)

پیارے وطن پاکستان کے تحفظ جرأتمندانہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ جماعت کو انتہائی قربانیوں کے پیش کرنے کیلئے فرمایا "آج ہمارا ملک ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اے میرے بچو! اے کرۂ ارض کے اس حصہ میں رہنے والو! میری مضبوطی اور استحکام اور بقاء کے لئے اپنی انتہائی قربانیاں پیش کرو۔ دنیا ہمیں جو مرضی کہتی رہے

حب الوطن من الایمان

کے ارشاد کے مطابق ہمیں آج اپنے ملک کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دے دینی چاہئیں مگر یہ وہ انتہائی قربانیاں ہونی چاہئیں جو خدا تعالیٰ کو پیاری اور محبوب بھی ہوں اور جن کے بعد اس قدرتوں کے مالک اور صاحب عزت خدا کے قادرانہ ہاتھ سے نتائج بھی نکلا کرتے ہیں"

(الفضل ۹ جنوری ۱۹۷۲ء)

مندرجہ بالا حقائق کے باوجود اگر ہم پر کوئی پاکستان کا دشمن اور صوبائی تعصب پھیلانے والوں کا ساتھی ہونے کا بے بنیاد اور شرمناک الزام لگاتا ہے تو ہم عاجز بندے خدا تعالیٰ کے۔ رسول اکرمؐ خاتم النبیینؐ کے عشق میں سرشار دعا کرتے ہیں کہ اے دلوں کے مخفی بھیدوں کو جاننے تیرے حضور ہماری کوئی بات چھپی ہوئی نہیں۔ عمل تو کیا ہماری سوچ بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ ہمارے ان ہم وطن بھائیوں کے ذہنوں کو صاف اور ان کے دلوں سے ہمارے متعلق کدورت دور فرما۔ ان کے اندر بھی وہ روح پیدا کر جس کے ساتھ ہم دنیا کو تیرے پیارے اور اپنے محبوبؐ کی غلامی میں دنیا کو داخل کرنے کیلئے اکناف عالم میں پھیل گئے ہیں ہمیں بلند اخلاق کا وارث بنا اور ہماری زبانوں میں وہ اثر پیدا کر تیری توحید۔ رسول اکرمؐ کی بعثت کی غرض اور تیری بھیجی ہوئی تعلیم کو صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کر سکیں

آمین

—٭—

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۳

سو فیصد سالانہ بجٹ پورا کرنے والی

مجالس انصار اللہ

ذیل میں ان مجالس انصار اللہ کی فہرست شائع کی جاتی ہے جنہوں نے اِس وقت تک مجلس انصار اللہ کا پورا سالانہ بجٹ ادا کر دیا ہے۔ اب موجودہ سال کے ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے اس لئے تمام ناظمین اور زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ مجلس کے چندہ جات کی وصولی کی طرف پوری پوری توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

۱	چھور	ضلع سیالکوٹ
۲	راؤکے	" "
۳	بھوڈی ملیاں	" "
۴	کلاسوالہ	" "
۵	بھروکے کلاں	" "
۶	سیالکوٹ شہر	
۷	کوٹ کرم بخش	" "
۸	کوٹلی ہرنرائن	" "
۹	قلعہ صوبہ سنگھ	" "
۱۰	جنڈو ساہی	" "
۱۱	بیّے	" "
۱۲	ڈسکہ	" "
۱۳	موسے والا	" "
۱۴	دولمیال	ضلع جہلم
۱۵	کوٹ باغ دین حیدرآباد	(سندھ)
۱۶	بلڑی شاہ کریم	" "
۱۷	چک ۱۵۱	تھرپارکر "
۱۸	گوٹھ غلام رسول	" "
۱۹	چک 3-27/H-R	بہاولنگر
۲۰	خانپور	
۲۱	فضل عمر ماڈل فارم	ضلع سکھر (سندھ)
۲۲	شکارپور	"
۲۳	جیکب آباد	"
۲۴	چک ۱۰/۹۳ خورد	ضلع شیخوپورہ
۲۵	سرائے عالمگیر	ضلع گجرات
۲۶	جیمس آباد	سندھ
۲۷	چھنیاں	ضلع جھنگ
۲۸	کوٹ مومن	ضلع سرگودھا
۲۹	مغل پورہ	لاہور
۳۰	دارالذکر	"
۳۱	بستی مندرانی	ضلع ڈیرہ غازیخان
۳۲	گولیکی	" گجرات
۳۳	کہوٹہ	" راولپنڈی
۳۴	بستی بزدار	" ڈیرہ غازیخان
۳۵	سکھر	(سندھ)
۳۶	گوٹھ شریف آباد	" تھرپارکر (سندھ)
۳۷	چنگا بنگیال	" راولپنڈی
۳۸	گوہلا ورکاں	" گوجرانوالہ
۳۹	چاہ اسمٰعیل	" ڈیرہ غازیخان
۴۰	بشیر آباد	" "
۴۱	محمودہ	" راولپنڈی
۴۲	گجرات شہر	
۴۳	چک ۸۹ف یزمان	" بہاولپور
۴۴	چک 63/D.B جنوبی	" "
۴۵	تلونڈی راہوالی	" گوجرانوالہ

پولیٹیکل سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۲۹ر نومبر ۱۹۷۵ء کو پولیٹیکل سائنس سوسائٹی ٹی آئی کالج ربوہ کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا اور مندرجہ ذیل طلباء منتخب قرار پائے:-

صدر :-	شیخ محمد رفیق	فورتھ ایر
سیکرٹری :-	مہر محمد حیات گگھ	تھرڈ ایر
جوائنٹ سیکرٹری :-	سلیم اللہ	سیکنڈ ایر
اسسٹنٹ سیکرٹری :-	محمد افضل سیفی	فرسٹ ایر

نیز مندرجہ ذیل کلاس نمائندہ مقرر کئے گئے:-

طارق محمود فورتھ ایر۔ نصیر الدین تھرڈ ایر۔ نذیر احمد سیکنڈ ایر۔ مبشر احمد صدیقی فرسٹ ایر۔

(سیکرٹری پولیٹیکل سائنس سوسائٹی)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۷۵ء کے صفحہ ۴ پر "ایک اور خلیق دوست چل بسے" کے عنوان سے مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب مرحوم آف شیخوپورہ سے متعلق ایک مضمون چھپا ہے۔ سہوِ کتابت سے اس پر مضمون نگار کا نام لکھنے سے رہ گیا ہے۔ یہ مضمون محترم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ (سپریم کورٹ آف پاکستان) لاہور کا رقم فرمودہ ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

وقفِ عارضی کا اجراء و اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:-

"اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اُس کے اشارہ سے مَیں نے "وقفِ عارضی" کی تحریک کو جاری کیا اور سینکڑوں مقامات پر واقفینِ عارضی کے وفود پہنچے اور انہوں نے مرکز میں رپورٹیں بھجوائیں، تو پتہ چلا کہ "وقفِ جدید" کی تحریک کس غرض سے جاری کی گئی تھی اور یہ کہ نگرانی میں غفلت کے نتیجہ میں جماعت کو کس قدر نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ کیونکہ سینکڑوں جماعتیں اس وقت ایسی ہیں کہ جہاں تربیت کے لحاظ سے بہت کمزوری اور نقص پایا جاتا ہے اور اُن کی طرف فوری توجہ دینا ضروری ہے۔" (الفضل ۱۱ر فروری ۱۹۶۸ء)

وقفِ عارضی کرنے والے احباب منشاء الٰہی کو پورا کرنے والے اور تربیتِ جماعت کے اہم کام میں حصہ لے کر افضالِ الٰہی کے وارث بن رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت اِس بابرکت تحریک میں بار بار شمولیت کی کوشش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

دعائے مغفرت

ہماری والدہ محترمہ اللہ جوائی صاحبہ یکم دسمبر ۱۹۷۵ء کو رات آٹھ بجکر دس منٹ پر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں ہی تحریری طور پر بیعت کر لی تھی، زیارت نصیب نہیں ہوئی تھی۔ وفات کے وقت عمر یکصد سال سے کچھ زیادہ تھی۔ ۲ر دسمبر کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقامات سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(قریشی فضل حق و قریشی عبدالغنی۔ گولبازار۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میرے بہنوئی برادرم محترم ملک محمد اجمل صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا ۲۶ر نومبر ۱۹۷۵ء کو مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور کے سامنے سڑک کے ایک حادثہ میں سخت زخمی ہو گئے ہیں۔ اُوپر والے دانت اور جبڑا ٹوٹ گیا ہے جس کی وجہ سے انہیں بے حد تکلیف ہے میری عاجزانہ گزارش ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماتے ہوئے ان کو جلد شفا عطا فرمائے آمین۔ (ملک منور احمد جاوید۔ قائد ضلع لاہور)

۲- مکرم محمد انور صاحب ہاشمی سینیٹری انسپکٹر ملتان چھاؤنی بعض پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہیں نیز اُن کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (مبارک احمد خالد مینیجر "خالد" و "تشحیذ الاذہان" ربوہ)

۳- محترم جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب خادم کے برادرِ اکبر چوہدری بشیر احمد صاحب چٹھہ گوٹھ مولوی عبدالسلام صاحب عمر پے در پے مالی نقصانات کی وجہ سے بہت پریشان ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور نقصان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (کرامت اللہ فضل معلم وقفِ جدید مہدی آباد ضلع نواب شاہ (سندھ)

۴- میرے والد صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ کافی علاج کروانے سے بھی صحت نہیں دردوں کی تکلیف کے باعث صحت زیادہ کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (خالد حفیظ۔ احمد پارک۔ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور)

۵- مَیں آج کل بڑی پریشانی اور مشکلات میں مبتلا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیاں اور مشکلات دُور فرمائے۔

(حکیم میاں محمد عاشق چوک یتیم خانہ۔ لاہور)

مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کا
سالانہ تربیتی اجتماع

امسال مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۷ و ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ میں منعقد ہوا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح کامیاب رہا۔

مرکز سے اس اجتماع میں حسب ذیل نمائندگان تشریف لائے:۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ محترم ملک محمد عبداللہ صاحب قائد مال۔

علاوہ ازیں محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر، محترم چوہدری محمد اسلم صاحب ضلعی امیر اور محترم جناب ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفت روزہ "لاہور" نے بھی شرکت فرمائی۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی صدارتی تقریر کے علاوہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان"۔ "ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین"۔ "ابتلاؤں کے دور میں شیوۂ مومنین"۔ "تربیت اولاد"۔ "خاتم النبیین کا مفہوم"۔ "قرآن کریم اور جماعت احمدیہ"۔ اور "نظام خلافت کی برکات" کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔ فجر کی نماز کے بعد مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب مربی جماعت احمدیہ نے قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس دیا اور جناب ثاقب صاحب نے منظوم کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

جلسہ کے اختتام سے قبل محترم بابو قاسم دین صاحب ناظم ضلع نے نمائندگان اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ سال کا لائحہ عمل پیش کیا۔

الحمد للہ یہ سالانہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔ جلسہ کی حاضری چار اور پانچصد کے درمیان تھی مستورات نے بھی اجتماع میں شرکت کی جن کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ کا انتظام خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہتر تھا اور ممبران انصار اللہ کے علاوہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے محترم قائد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے پورا پورا تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار (ریٹائرڈ کیپٹن) سید محمد احمد زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ سیالکوٹ)

"عشرہ وقف جدید" — یکم تا ۱۰ دسمبر ۱۹۷۵ء

مورخہ یکم فتح / دسمبر سے دس فتح / دسمبر تک "عشرہ وقف جدید" منایا جا رہا ہے عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اجتماعی اور انفرادی رنگ میں "عشرہ" ہذا کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش فرمائیں تا آنکہ انکے حلقہ میں چندہ وقف جدید سو فیصد وصول ہو جائے۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ دسمبر ۱۹۷۵ء کا تشحیذ الاذہان

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہ دسمبر ۱۹۷۵ء کا تشحیذ الاذہان یکم دسمبر ۱۹۷۵ء کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ جن خریداران کو ۱۵ دسمبر ۱۹۷۵ء تک نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

وفات

مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب ایم۔ اے بی ایڈ جہلم کا بچہ عزیز عطاء النور بعمر ۸ ماہ ۲۸ نومبر بروز جمعہ سول ہسپتال سرگودھا میں وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ بچہ محترم سید زمان شاہ صاحب مرحوم آف جہلم کا پوتا اور محترم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب واقف زندگی سابق مبلغ فجی کا نواسہ تھا۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دورہ انسپکٹر وصایا مکرم محمد صادق صاحب بٹ انسپکٹر وصایا کو گوجرانوالہ کے دورہ کے لئے بھجوایا گیا ہے عہدیداران جماعت تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نعتیہ مشاعرہ اور احمدی شعراء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت سے مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۵ء کو مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب نعتیہ مشاعرہ منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ۔

اس نعتیہ مشاعرہ میں پڑھی جانے والی نظمیں موصول ہو رہی ہیں۔ امریکہ سے انگریزی میں اور افریقہ سے سواحیلی زبان میں بھی نظمیں آ چکی ہیں۔ پاکستان کے احمدی شعراء کی بھی نظمیں مل رہی ہیں۔ بعض احمدی شاعرات نے بھی نظمیں بھجوائی ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثناء کی توفیق پانا ایک قابل رشک سعادت ہے۔

جن دوستوں نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی وہ فوری طور پر توجہ فرمائیں۔ پروگرام میں ترتیب قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ احباب جلد مطلع فرمائیں کہ وہ خود تشریف لا سکیں گے یا ان کی طرف سے نعت کے پڑھوانے کا انتظام کیا جائے؟

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ (تعلیم القرآن))

اعلان نکاح

میری دختر سیدہ صفیہ بیگم کا نکاح عزیزم چوہدری سعید احمد ابن برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب گوٹھ سردار محمد ضلع نواب شاہ سے بحق مہر تین ہزار روپے مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۵ء "مسجد ناصر" دارالرحمت غربی ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بہر جہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید سجاد احمد ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی ربوہ)

ماہنامہ
مصباح

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔

خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز...... اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھایئے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانت خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے۔

(مدیرہ)

• شہزین
• شہزین
• شہزین

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۲۸۴۴
(نوٹ) اب ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے یہی پتہ استعمال کیا جائے۔

جلسہ سالانہ پر خالص شہد
دواخانہ خدمت خلق ربوہ
سے حاصل کریں

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔
(مینجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴